ومحمدٍ ﷺ فلا تضيّعوا سنّته. أقيموا هٰذينِ العمودَينِ وأوْقِدوا هٰذينِ المصبَاحينِ. أنا بالأمسِ صاحبُكم وأنا اليومَ عِبرةٌ لكم وغدًا مُفارِقُكم غفرَ اللهُ لي و لَكم' ''' میری وصیت تمہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو اور محمد ﷺ کی سنت کو ضائع نہ کرو۔ ان دونوں ستونوں کو قائم رکھو اور ان چراغوں کو جلائے رکھو! میں کل تمہارا ساتھی تھا، آج تمہارے لیے عبرت بنا ہوا ہوں۔ اور کل تم سے چھوٹ کر جدا ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں مغفرت عطا کرے۔'' [نهج البلاغة خطبة ١٤٧، مشحر الأولياء]

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! آپ کے بعد ہم لوگ حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کریں؟ فرمایا: اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ تم لوگ خود اس معاملے کو طے کرلو۔'' [طبری]

جب وفات قریب آئی تو لوگوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! کسی کو خلیفہ نامزد کیجئے۔ فرمایا: ''نہیں، یہ کام تم پر چھوڑتا ہوں، جس طرح نبی کریم ﷺ نے چھوڑا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بہتری کا ارادہ فرمائے گا تو تم میں سے جو مناسب ترین فرد ہوگا، اس پر تم کو جمع کرے گا، جیسا کہ تم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر شخص پر جمع کیا تھا۔'' [البداية والنهاية]

حضرت علی رضی اللہ عنہ شورائی نظام خلافت کے قائل تھے۔ آپ نے اس مشورہ کو یہ کہ کر مسترد فرمایا: ''یہ کام تم پر چھوڑتا ہوں، جس طرح نبی کریم ﷺ نے چھوڑا تھا۔''

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اختلافات بموقع نصب خلیفہ یہ نہیں فرمایا: ''تم لوگ کس بحث میں الجھے ہوئے ہو؟ نبی کریم ﷺ نے تو مجھے خلیفہ نامزد کر رکھا ہے!!'' اسی امر واقعہ کو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ وفات کے وقت پھر دہراتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ خلافت واقتدار موروثی ہوئی تو امت اسلامیہ حق خود ارادیت، حق رائے دہی سے محروم ہوگی۔ اقتدار صرف چند خاندانوں میں گردش کرتا رہے گا۔ جس طرح آج کل ہو رہا ہے۔ اور لوگوں کی اکثریت کی زبان وقلم پر یہی اظہار ہے کہ اقتدار ہمیشہ مخصوص خاندانوں، وڈیروں اور سرمایہ داروں میں منحصر نہیں رہنا چاہیے۔ چنانچہ عملاً نبی اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کی وفات کے بعد سے جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور آپ کے عظیم صاحبزادے حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ تک قریش کے مختلف قبیلوں کے باصلاحیت اور سابقین الاولین لوگوں نے خلافت کی۔ اس امر کی گنجائش ہی نہ تھی کہ حاکم کی وفات کے بعد حکومت اس کے بیٹے، پھر پوتے میں منتقل ہو جائے جو کہ کسروی وقیصری طرزِ حکومت تھا۔